



سوال

(537) کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض علمائے کے نزدیک بھینس کی قربانی جائز ہے اور بعض کے نزدیک نہیں۔ برائے مہربانی اس امر کی وضاحت فرمادیں اور بالخصوص شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ یا آپ کے استاذ حضرت علامہ ناصر الدین البانی: کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ (سائل) (۲۶ اپریل ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً قربانی صرف بئیمۃ الأنعام کی ہے اور وہ اونٹ گائے، بکری، دنبہ، پھرترا، نبی ﷺ اور صحابہ کرام سے ان کے علاوہ قربانی ثابت نہیں۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک بھینس کی قربانی کا جواز ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے ”مسند الفردوس دہلی“ کی طرف منسوب ایک حدیث ذکر کی ہے لیکن اس کا حال غیر معلوم ہے اور بھینس کو گائے کی قسم قرار دینا تساہل ہے۔

”ابن ابی شیبہ“ میں حسن سے مستقول ہے کہ بھینس بمنزلہ گائے ہے یا یہ کہنا کہ وہ گائے کی طرح ہے یہی اصل ہے جب کہ سب لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ بھینس گائے سے علیحدہ قسم ہے۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا بھینس کا کھالیا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ یعنی اس طرح قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اس بناء پر اطمینان بخش بات یہ ہے کہ بھینس کی قربانی نہ کی جائے اور اگر کوئی کر لے تو اس پر ملامت نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (فتاویٰ اہل حدیث لشینخا، محدث روپڑی (۲/۲۲۶))

”مرعاة المفاتیح“ (۲/۳۵۳-۳۵۴) اور مشاڑ الیہ شیوخ بھی صرف بئیمۃ الأنعام کے قائل ہیں اور ہمارے شیخ صاحب تفسیر ”اضواء البیان“ فرماتے ہیں۔

”وَمُرَابِحَةٌ نَحَى خَيْرٍ مِنَ الشَّادِي فِي الْبَاطِلِ -“ (۵/۶۳۵)

”ظاہری آیت کی بناء پر زیادہ احتیاط والا مسلک یہ ہے کہ بئیمۃ الأنعام کے علاوہ قربانی نہ کی جائے۔“

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



فتاوى حاقظ ثناء التمدني

جلد: 3، كتاب الصوم: صفحه: 418

محدث فتوى